بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوت کا کام ہی امت مسلمہ کی اصل قدر و قیمت ہے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

۱۲، ۱، ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۹۵ء معہد الدعوۃ کے طلبہ واساتذہ کے سامنے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے ذیل فکر انگیز تقریر فرمائی جو مدارس عربیہ کے منتھی درجات کے طلبہ اور اساتذہ کرام کے لئے اپنے اندر بڑے رہنما اصول کی حامل ہے۔ افادہ عام کی غرض سے تقریر ھدیہ ناظرین ہے۔ ادارہ مولوی اکرام الحق ندوی کا شکر گذار ہے کہ انہوں نے ٹیپ کر کے تقریر نقل کی۔ (ادارہ)

www.abulhasanalinadwi.org

اما بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔

یہ بات معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ اس سال خطبات، مطالعہ اور پڑھنے کے سلسلہ میں مشوروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے، یہ ایک بدیہی حقیقت اور ایک تاریخی واقعہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تمام مساعی اور ان کی برکات۔ ان کے فیوض واصلاحات اور ان کے ذریعہ سے عالم انسانیت کے اندر جو تعلق مع اللہ اور تعلق باللہ پیدا ہوا اور عقائد کی تصحیح ہوئی اور اصلاح اخلاق کا رجحان پیدا ہوا، .... منکرات اور مظالم کے خلاف جو رجحان پیدا ہوا۔ ان کو ختم کرنے یا ان کو بے اثر بنانے کا اور پوری انسانیت کے رخ کو بدلنے کا، تمدن اور معاشرت کے رخ کو بدلنے کا جو کام شروع ہوا۔ اور انجام کو

www.abulhasanalinadwi.org

پہونچا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ ان سب کی بنیاد دعوت تھی۔ نہ حکومت تھی نہ سیاست نہ طاقت تھی نہ منفعت تھی نہ مصلحت تھی، نہ ذاتی اثر و رسوخ تھا، خالص دعوت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے تذکرہ میں خاص طور سے اس حقیقت اور امتیاز کو نمایاں کیا ہے اور جس نبی کے بھی حالات پڑھے جائیں تو معلوم ہو گا کہ ان کے کام کی بنیاد اور ابتداء اور انتہا بھی اسی دعوت پر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کا انتظام فرمایا۔ اور انبیاء کرام نے خاص اس کی جدوجہد کی کہ ان کے تیار کئے ہوئے لوگ بھی اس ذمہ داری کو سنبھالیں اوراس کو اپنا فرض سمجھیں، اس لئے قرآن مجید میں امر کے صیغے کے ساتھ کہا گیا۔ ولتکن منکم امۃ .... الی آخرہ ۔ تم میں ایک ایسی امت رہنی چاہئے جس کا کام ہی یدعون الی الخیر، (وہ خیر کی طرف بلاتے ہیں) پھر اس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے بڑے مثالی، مستند اور مقبول داعیوں اور سب سے زیادہ کامیاب داعیوں کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ انبیاء علیہم السلام ہیں اگر آپ ان میں دیکھیں گے تو دعوت کی روح کیا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ دعوت انکا مزاج

تھا، ایک ہوتا ہے کام، ایک ہوتی ہے ضرورت کی تکمیل اور ایک ہوتا ہے وقت کا تقاضا، اور ایک ہوتا ہے مزاج، تو انبیاء کرام کا مزاج بلکہ ادیان کا مزاج دعوت ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے جو جزئیات بیان کی ہیں، انبیاء کے مکالمے اور ان کی دعوت کے طریقے نقل کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اولاً" و اصلاً وہ داعی تھی ۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں خاص امتیاز رکھنے والے دنیا میں قیامت تک ان سے نسبی و اعتقادی، اور دعوتی انتساب رکھنے والے دنیا میں قیامت تک دعوت الی اللہ دعوت الی الآخرۃ، دعوت الی الدین، دعوت الی الفضائل ، دعوت الی الانسانیۃ ! ان سب کے ذمہ دار وہ ہوں گے جو حقیقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیرو بنیں۔ اس لیے فرمایا ملتہ ابیکم ابراہیم ھو سماکم المسلمین۔

مہر لگا دی ہے کہ مسلمان جو آخری امت ہیں اور جن کے متعلق کہا گیا ہے کنتم خیر امۃ، خیر امت کے اصل مورث اعلیٰ اور اس کے بانی اور مربی ، سرپرست حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، قرآن مجید میں جہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ آیا ہے اس میں صاف داعیانہ روح جھلکتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

اور ان کو سب سے زیادہ داعی کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور کسی داعی کو جو سب سے بڑا خطرہ پیش آسکتا ہے اور بڑی سے بڑی قربانی اس کو دینی پڑتی ہے اس کا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے تذکرہ میں دو عظیم الشان قربانیاں بیان کی گئی ہیں آپ نے جب عقیدہ توحید کا اعلان کیا اور بادشاہ وقت کی پرستش سے انکار کیا تو آگ جلائی گئی اور کہا گیا کہ اس کو اس آگ میں ڈال دو۔

دیگر انبیاء کرام کے تذکروں میں ایسی کھلی آزمائش کے واقعات تاریخی ہیں نظر نہیں آتے پھر دوسری آزمائش جس وقت انہوں نے کہا :

یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ما ذاتری؟

ترجمہ :۔ ابرہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو (بامر الٰہی) ذبح کرتا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے ؟ (سورۃ الصافات پ ۲۳)

یہ دونوں قربانیاں ایسی ہیں جن کی داعیوں کی زندگی اور

www.abulhasanalinadwi.org

تاریخ میں کیا؟ انبیاء کرام کی تاریخوں میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے اور ان دونوں کا تذکرہ کر کے گویا اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر دیا ہے کہ داعی کو یہ مرحلے پیش آسکتے ہیں تو اسلام کی تاریخ کا، اسلام کی کامیابیوں کا، اور جو انقلاب اسلام لایا ہے اور جو کردار اس کے سپرد کیا گیا ہے ۔ اور جو خلاء امت مسلمہ پُر کرتی ہے ان سب کا انحصار دعوت پر ہے امت جب تک دعوت سے منسلک رہے گی دنیا میں خیر کی امید ہے اور دنیا میں خیر پھیلے گی، اور خدانخواستہ یہ امت اگر دعوت سے مستغنی اور کنارہ کش اور بے تعلق ہو گئی تو دنیا خطرہ میں پڑ جائے گی اس لیئے ضرورت ہے کہ دعوت کے پیغام کو زندہ کیا جائے اور جیسا کہ ربعی بن عامرؓ نے رستم سے کہا تھا جب رستم نے پوچھا تھا ماالذی جاء بکم (تم کس غرض سے آئے ہو) رستم کے اس سوال کے دس جواب ہو سکتے تھے ، اور رستم توقع کرتا تھا کہ اس کو یہ جواب دیا جائے کہ آپ لوگ سینکڑوں برس سے عیش کر رہے تھے اور ہم وہاں فاقے کر رہے تھے اور خیموں میں رہتے تھے اونٹ کا گوشت کھاتے تھے اور اس کا دودھ پیتے تھے ۔ اور کھجوروں پر ہماری گذر اوقات تھی ہم اپنا حق لینے کے لیے آئے ہیں ،، کیا یہ سب آپ ہی کے لیے ہے ؟ ہمیں بھی حصہ رسدی ملنا چاہئے بالکل رستم اس کے لیے تیار تھا کہ اگر وہ کہیں تو ان کا جو

www.abulhasanalinadwi.org

پیدائشی اور فطری حصہ اور حق ہے ان کو دے دیا جائے اور ان سے چھٹی ملے ، جہاد کا بھی خطرہ نہیں رہے گا، سب لوگ واپس چلے جائیں گے ، اچھا ہم تمہارا وظیفہ مقرر کرتے ہیں، ہر عرب کو اتنا ملے گا، اور تمہارے تمدّن کو بھی داخل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ رستم نے سوال اسی بنا پر کیا تھا اور ہم سمجھتے ہیں وہ ۹۰ ۔۔۔۹۵ فیصدی امید میں رہا ہو گا کہ جواب میں اس سے کہا جائے گا کہ ہم کو فقرو فاقے نے یہاں پہونچایا ہے ۔ کیا ظلم ہے کہ آپ لوگ ایک ایک لاکھ کی ٹوپی پہنیں اور ہم بھوکے رہیں یہ تاریخی واقعہ ہے کہ جب رستم شکست کھا کر بھاگا ہے تو اپنے ساتھ ایک ہزار باورچی ایک ہزار گویئے ، ایک ہزار باز کے پالنے والے لے کر بھاگا تھا۔ اور اس پر کہا تھا کہ کیسے میرا گذارا ہو گا؟ اتنے تھوڑے آدمیوں سے ہمارا کام کیسے چلے گا؟ ساسانی حکومت پر بہت مستند اور پراز معلومات کتاب جس کا پروفیسر اقبال نے ترجمہ کیا ہے اس کا میں نے اپنی کتاب میں حوالہ بھی دیا ہے ، ہم تاریخی چیز سرسری طور پر پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ غور نہیں کرتے ، ربعی بن عامرؓ کا جواب بہترین نمائندگی کرتا ہے ، ایک داعی کے جواب کی، اور وہ امت مسلمہ کو بھی اس کا مقام بتلاتا ہے ، انہوں نے کہا !

ما الذی جاء بکم قالوا ما جاء بنا شی ء اللّٰہ

www.abulhasanalinadwi.org

بعثنا۔

ترجمہ :۔ (ہم کسی لالچ میں نہیں آئے ہیں ہم کو تو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے اٹھایا ہے)۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے سوچ کر آئے تھے۔ "اللہ بعثنا" نہیں کہا تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک عسکری تھے ، سعد بن ابی وقاصؓ نے اس کے لیئے ووٹ نہیں لیا تھا۔ اور نہ ہی کسی سے پوچھا تھا۔

اللّٰہ بعثنالنخرج من شاء من عبادة العباد الی عبادة اللّٰہ وحدہ،

ترجمہ :۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے اور اٹھایا ہے کہ جیسے اسے منظور ہو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا تعالیٰ کی عبادت میں داخل کریں۔

فوراً ان کی تربیت سامنے آئی ہم کیا نکال سکتے ، ہم کب اپنے ارادہ سے نکلے تھے فرمایا من شاء جس کو اللہ تعالیٰ چاہے من عبادة العباد یہاں عبادت اصنام (بت) ہو رہی تھی، عبادت مال و مادیت، اور جنسی تقاضوں کی ہو رہی تھی، ہر بادشاہ معبود بنا بیٹھا تھا جب وہ رستم کے دربار میں گئے ہیں تو ان کو روکا

www.abulhasanalinadwi.org

گیا کہ تم اس طرح نہیں جا سکتے۔ گھوڑا یہاں چھوڑو۔ اور ادب کے ساتھ چلو، انہوں نے کہا نہیں، میں بلایا گیا ہوں خود نہیں آیا ہوں، اگر تمہیں منظور نہیں ہے تو میں واپس جاتا ہوں رستم نے کہا کہ آنے دو۔ اللّٰہ ابتعثنا لنخرج من شاء من عبادة العباد الی عبادة اللّٰہ وحدہ، ومن ضیق الدنیا الی سعتھا (ترجمہ) ہم کو اللہ تعالٰی نے نکالا ہے اور اٹھایا ہے کہ جسے اسے منظور ہو کہ بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا تعالٰی کی عبادت میں داخل کریں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرح نکالیں۔

یہ جملہ تو چونکا دینے والا ہے کہ آپ ضیق دنیا میں ہیں ہم پر رحم کھا کر آئے ہیں، یہ تو ایسا مکالمہ ہے کہ اس کو دنیا کی مختلف زبانوں میں تشریح کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔ ایک ایک لفظ ایسا ہے جس کو کلام نبوت اور الہام خداوندی کہنا چاہئے، وہ اگر کہتے کہ "من ضیق الدنیا الی سعة الاخرة" تو ذرا بھی تعجب نہ ہوتا۔ ہر مسلمان کا ایمان اس پر ہے کہ آخرت زیادہ وسیع ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم تم پر رحم کھا کر آئے ہیں کہ تم دنیا کے ایک پنجرے میں گرفتار ہو، تم ایک بلبل کی طرح ہو

www.abulhasanalinadwi.org

کہ جس کو پانی اور دانہ ڈال دیا جاتا ہے اور اس کو وہ کھا لیتا ہے، اس سے آگے وہ کچھ نہیں کر سکتا، ایسا ہی آپ کا حال ہے کہ اگر غلام آپ کے سامنے نہ ہو تو آپ بھوکے رہ جائیں، وہی پکاتے ہیں، وہی کھلاتے ہیں۔ وہی آپ کو پانی پلاتے ہیں۔ اور آپ جنبش نہیں کر سکتے۔ ہم آپ کو اس تنگنائے اور اس پنجرے سے نکال کر دنیا کی ہوا کھلانا چاہتے ہیں اور آزاد بنانا چاہتے ہیں۔ جو مل گیا کھلا لیا، جیسے مل گیا کھا لیا، لیکن آپ اپنے غلاموں کے غلام ہیں، اپنے باورچیوں کے غلام ہیں۔ اپنے محافظوں اور دستے کے غلام ہیں اور ان برتنوں اور ظروف کے غلام ہیں تاریخ کا یہ واقعہ ہے کہ جب کسریٰ نکلا۔ راستے میں اس کو پیاس لگی، کسی نے بتایا کہ یہاں پانی مل جائے گا، جب وہ وہاں گیا تو جس برتن میں پانی لایا گیا اس کو دیکھ کر اس نے کہا کہ میں مر جاؤں گا تب بھی اس برتن میں پانی نہیں پی سکتا "من عبادة العباد الی عبادة اللّٰہ وحده، ومن ضیق الدنیا الی سعتها، ومن جورالادیان الی عدل الاسلام"۔

ہم مذاہب کے ظلم و جور سے آپ کو نکال کر اسلام کے عدل کے سائے میں لانا چاہتے ہیں۔

بہرحال یہ دعوت ہی اس امت کی قدر و قیمت ہے اس کے وجود کی اصل علت ہے۔ اللہ پاک نے اس کو باقی رکھا ہے اور اس کے سرچشمے قرآن کو بھی باقی رکھا ہے۔ سیرت نبوی اور نست داعی، عربوں اور داعیان اولین کی تاریخ، بلکہ پوری تاریخ داعیوں سے بھری ہوئی ہے، تاریخ دعوت و عزیمت میں کہا گیا ہے کہ کوئی دور خالی نہیں رہا کہ وقت اور تقاضے کے مطابق داعی نہ پیدا ہوا ہو، وقت پر فتنوں کا مقابلہ کرنے والا دنیا کے اسٹیج پر ظاہر نہ ہوا ہو، اس کی مثال کسی غیر مذہب میں نہیں ملتی ہے۔ ہم نے دعوت و عزیمت میں غیروں کے بعض اعترافات کو نقل کیا ہے۔ شنکر آچاریہ سے پہلے صدیاں گذر گئیں، شنکر آچاریہ نے کیا اصلاح کا کام کیا۔ انہوں نے تو بت پرستی کی حمایت کی، اور عیسائیت کا حال تو یہ ہے کہ سینٹ پال جو ستر برس کے بعد پیدا ہوا۔ اس نے تو عیسائیت کو دوسری پٹری پر ڈال دیا۔ بالکل ضلال پر، جس کے معنی ہم اردو میں سمجھ نہیں پاتے ہیں۔ گمراہی یہ ہے کہ مثلاً مشرق کی طرف جاتا ہو اور مغرب کی طرف پلٹ جائے۔ یہ معنی ولاالضآلین میں بھی سمجھنا چاہئے۔ اصل ضلال یہ ہے کہ راستہ اور رخ بدل

www.abulhasanalinadwi.org

جائے ۔ مشرق کے بجائے مغرب کی طرف چلے ۔ اس کے لئے اس سنت کو باقی رکھا گیا ہے ، اور قرآن مجید اس کے ہاتھ میں دیا گیا ہے سیرت نبوی موجود ہے داعیوں کے واقعات و حالات موجود ہیں کوئی بھی دور وقت کے مخلص داعی سے خالی نہیں رہا۔ اگر کوئی دعویٰ کے ساتھ کہے کہ اس امت میں دس سال تک کوئی داعی نہیں پیدا ہوا تو سراسر غلط ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہر زمانہ اور ہر دور میں داعی پیدا کرتا رہا ہے

ہم بہت خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور درحقیقت ندوۃ العلماء کی بنیاد دعوت ہی پر پڑی ہے ۔ مدارس بہت تھے ، لیکن اس عہد کے تعلیم یافتہ لوگوں کو اس دین کی اہمیت اور ضرورت سمجھانے اور وقت کے فتنوں کے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے والی چیز تقریباً مفقود اور ثانوی درجہ میں تھی، ندوۃ العلماء کی تحریک کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ عہد کے مطابق اور چیلنجوں کے مطابق لوگ تیار کئے جائیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور یہاں ایسے داعی پیدا ہوں۔ ہم علامہ شبلیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ کی سیرت النبی ﷺ ، کو ، اور سید صاحب کے "خطبات مدراس" کو ، مولانا شبلی کی کتاب "الفاروق"

www.abulhasanalinadwi.org

کو اور دارالمصنفین کے کام کو یہاں تک کہ ندوۃ العلماء کے نصاب کو بھی دعوت کا جزو سمجھتے ہیں جب ان کتابوں کا ذکر آگیا تو ہم عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے یہ سوال اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے پاس بھیجا کہ آپ کی محسن کتابیں کیا ہیں؟ ان کو لکھیئے تو میاں بشیر احمد نے لکھا کہ جب میں آکسفورڈ میں پڑھتا تھا تو کئی بار مجھ پر الحاد کے حملے ہوئے۔ جب کبھی حملہ ہوتا تو "الفاروق" میرے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی تھی کہ جس کی یہ سیرت ہے وہ گمراہی پر نہیں ہو سکتا یہ سارا علمی کام جو کچھ ہوا ہے دارالمصنفین، ندوۃ العلماء یا اس سے استفادہ کرنے والے کے ذریعہ یا شعبہ کے ذریعہ ہوا۔ اور ان سب کی قدر مشترک دعوت ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بشکریہ پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ

۲۵ جون ۱۹۹۵ء

المحمود کمپوزرز

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ اگر توفیق نہ دے ۔۔۔۔۔۔

آج سے ۱۸ برس قبل میجر جلیل بنگلہ دیش موومنٹ کے ایک مشہور گوریلا لیڈر تھے انہوں نے مغربی پاکستان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا اس زمانے میں کئی ایسی تصویریں شائع ہوئیں جن میں میجر جلیل لوگوں کے سینے میں سنگینیں گھونپتے دکھائی دیتے تھے۔ غرضیکہ لسانی اور قوم پرستی کے جنون میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے سینکڑوں ہم مذہب مسلمان بھائیوں کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔ پچھلے دنوں اخبارات میں ایک مختصر سی خبر شائع ہوئی کہ یہی میجر جلیل اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ میجر جلیل جس پاکستان سے اس قدر شدید نفرت کرتے تھے، اس میں کس غرض سے آئے ہوئے تھے آج کراچی کے ایک اخبار سے پتہ چلا کہ یہ میجر جلیل اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے پاکستان آئے ہوئے تھے انہوں نے سینکڑوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار کر بنگلہ دیش تو بنا لیا لیکن جس سونار بنگلہ کا خواب انہوں نے دیکھا تھا جب اس کی عملی تعبیر سامنے آئی تو وہ اپنے سابقہ گناہوں پر سخت نادم ہوئے۔ اللہ نے جب ان کا سینہ کشادہ کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ نسل اور قومیت کے نام پر اپنے مسلمان بھائیوں کے خون سے ہاتھ رنگ کر انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ چنانچہ ان کی اسلامی حمیت دوبارہ بیدار ہو گئی اور وہ اپنے رب سے دلی شرمندگی اور توبہ کا اظہار کر کے اسلام کے ایک سرگرم اور فعال سپاہی بن گئے۔ وہ جماعت اسلامی کے اجتماع عام میں شرکت کے لئے پاکستان آئے ہوئے تھے کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ (بشکریہ "نوائے وقت" کراچی ۱۸ نومبر ۸۹ء)

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

www.abulhasanalinadwi.org

سفر میں ذکر کی فضیلت

○ جو شخص اپنے سفر میں تنہائی کے وقت اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کا ہمسفر فرما دیتے ہیں اور جو شعر و شاعری وغیرہ لغویات میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے پیچھے شیطان لگا دیتے ہیں۔ (حصن حصین)۔

○ احمد کی حدیث کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "سُبْحَانَ اللّٰہِ" "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کیساتھ متوجہ ہوگا اور اس کے فعل پر اللہ تعالیٰ بہت ہی راضی ہوتا ہے۔

○ حصن حصین میں ہے جب سواری پر بیٹھ جائے تو تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے اور یہ دُعا پڑھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو کر دیا (ورنہ) ہم اس کو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کے پاس ضرور لوٹ کر جائیں گے)۔

○ بلندی پر چڑھے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور جب اُوپر سے نیچے اترے (یعنی اونچائی سے) تو "سُبْحَانَ اللّٰہِ" جب کسی وادی یا (کھلے میدان) میں پہنچے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اگر سواری کے جانور کو ٹھوکر لگے (حادثہ وغیرہ) تو فوراً "بِسْمِ اللّٰہِ" کہے "کیا پتہ کون سا لمحہ آخری ہو"

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰
www.abulhasanalinadwi.org

آج تک بھی یہی کہا جاتا رہا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَإِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الۡفَرِيقَيۡنِ خَيۡرٌ مَقَامًا وَأَحۡسَنُ نَدِيًّا۔

اور جب انہیں ہماری کھلی ہوئی نشانیاں سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ (ہم) دونوں فریقوں میں، مکان کس کا بہتر ہے، اور مجلس کس کی بہتر ہے۔

اور اسی سے ظاہر ہے کہ ہم دونوں میں حق پر کون ہے؟ یہ جاہلی استدلال آج جس زور شور سے پیش کیا جا رہا ہے، پیشتر شاید کبھی نہ ہوا ہو، صرف اہل باطل ہی نہیں بلکہ ان سے مرعوب بہت سے مسلمان بھی مسیحی قوموں، مشرک قوموں، لامذہب قوموں کی مثالیں پیش کر کر کے پکار پکار کر مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ ان کی ترقیاں دیکھو ان کی دولت، حکومت، عظمت، جاہ و ثروت دیکھو، ان کی اقبال مندی پر نظر کرو، اور تم اگر اپنی ترقی اور رفاہ چاہتے ہو تو انہیں کے طریقے اختیار کرو انہیں کی روش پر چلو اور وہی کرو جو یہ "ترقی یافتہ" "اقبال مند" قومیں کر رہی ہیں...... "ترقی" و "فلاح" نام ہی انہیں دنیا پرست قوموں کی تقلید کا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ (تفسیر ماجدی)

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

در پرنٹنگ پریس فون: ۷۷۲۲۷۳۸

www.abulhasanalinadwi.org